جب نبی پر سحر کیا گیا تھا تو آپ ﷺ کو مسحور کہنے والا ظالم کیوں ؟

تحریرات :

شیخ مقبول احمد سلفی حفظہ اللہ

داعی و مبلغ اسلامک دعوۃ سنٹر شمالی طائف

(مسرہ) سعودی عرب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

جب نبی پر سحر کیا گیا تھا تو آپ ﷺ کو مسحور کہنے والا ظالم کیوں؟

کیسے ہیں شیخ ایک مسئلہ ہے وہ یہ کہ قرآن کے سورہ الفرقان آیت نمبر 8 میں ہے اوران ظالموں نے کہا کہ تم ایسے آدمی کی تابعداری کررہے ہو جس پر جادو کر دیا گیا ہے اور دوسری جگہ بنی اسرائیل آیت نمبر 47 میں ہے کہ جب کہ یہ ظالم کہتے ہیں کہ تم اسکی تابعداری کرتے ہو جن پر جادو کر دیا گیا ہے سوال یہ ہے کہ ان دونوں آیتوں میں اللہ تعالی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سحر کا الزام لگانے والوں کو ظالم کہا تو پھر بخاری اور مسلم شریف کے ان احادیث کا کیا ہوگا جن میں یہ کہا گیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سحر کیا گیا تھا ۔ ظاہری طور پر تو قرآنی آیات اور صحیح احادیث میں میں تعارض نظر آرہا ہے اسکی تطبیق کی کیا صورت ہوگی براے مہربانی مفصل جواب دیں ۔ جزاک اللہ خیرا کثیرا

سائل: محمد کامل،بتیا-مغربی چمپارن—بہار

وعلیکم السلام ورحمۃاللہ وبرکاتہ

یہ بات صحیح ہے کہ آپ ﷺ کو مسحور کہنے والوں کو دو مقامات پر ظالم کہا گیا ہے اور وہ ظالم مشرکین ہیں، وہ دو آیتیں مندرجہ ذیل ہیں۔

1- اللہ کا فرمان ہے : نَّحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَسْتَمِعُونَ بِهِ إِذْ يَسْتَمِعُونَ إِلَيْكَ وَإِذْ هُمْ نَجْوَىٰ إِذْ يَقُولُ الظَّالِمُونَ إِن تَتَّبِعُونَ إِلَّا رَجُلًا مَّسْحُورًا (الاسراء:47)

ترجمہ: جس غرض سے وہ لوگ اسے سنتے ہیں ان (کی نیتوں) سے ہم خوب آگاہ ہیں، جب یہ آپ کی طرف کان لگائے ہوئے ہوتے ہیں تب بھی اور جب یہ مشورہ کرتے ہیں تب بھی جب کہ یہ ظالم کہتے ہیں کہ تم اس کی تابعداری میں لگے ہوئے ہو جن پر جادو کر دیا گیا ہے۔

2- اللہ کا فرمان ہے : أَوْ يُلْقَىٰ إِلَيْهِ كَنزٌ أَوْ تَكُونُ لَهُ جَنَّةٌ يَأْكُلُ مِنْهَا ۚ وَقَالَ الظَّالِمُونَ إِن تَتَّبِعُونَ إِلَّا رَجُلًا مَّسْحُورًا (الفرقان:8)

ترجمہ: یا اس کے پاس کوئی خزانہ ہی ڈال دیا جاتا یا اس کا کوئی باغ ہی ہوتا جس میں سے یہ کھاتا اور ان ظالموں نے کہا کہ تم ایسے آدمی کے پیچھے ہو لئے ہو جس پر جادو کر دیا گیا ہے۔

اور یہ بات بھی صحیح ہے کہ نبی ﷺ پر سحر کیا گیا تھا، صحیح بخاری میں مذکور ہے:

سحَر رسولَ اللهِ صلَّى اللهُ عليه وسلَّم رجلٌ من بني زُرَيقٍ، يُقالُ له لَبيدُ بنُ الأعصَمِ، حتى كان رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليه وسلَّم يُخَيَّلُ إليه أنه يَفعَلُ الشيءَ وما فعَلَه(صحيح البخاري:5763)

ترجمہ: بنی زریق کے ایک شخص لبید بن اعصم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر دیا تھا اور اس کی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز کے متعلق خیال کرتے کہ آپ نے وہ کام کر لیا ہے حالانکہ آپ نے وہ کام نہ کیا ہوتا۔

اور مسلم شریف میں بھی اس جادو کا ذکر ہے:

سحر رسول الله صلى الله عليه وسلم يهودي من يهود بني زريق . يقال له : لبيد بن الأعصم . قالت : حتى كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يخيل إليه أنه يفعل الشيء ، وما يفعله .(صحيح مسلم؛2189)

ترجمہ: بنی زریق کے ایک یہودی جسے لبید بن اعصم کہا جاتا ہے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر دیا تھا اور اس کی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز کے متعلق خیال کرتے کہ آپ نے وہ کام کر لیا ہے حالانکہ آپ نے وہ کام نہ کیا ہوتا۔

گویا اس میں کوئی شک نہیں کہ رسول اللہ ﷺ پر جادو ہوا تھا، اس جادو کا اثر بھی مذکور ہے کہ کسی کام کے متعلق آپ کا خیال ہوتا کہ کر لیا ہوں مگر اسے انجام نہیں دئے ہوتے تھے۔ بخاری شریف کی دوسری روایت میں ہے: كان رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليه وسلَّم سُحِرَ، حتى كان يَرى أنه يأتي النساءَ ولا يأتيهِنَّ(صحيح البخاري:5765)

ترجمہ: نبی ﷺ پر جادو کیا گیا تھا جس کا اثر یہ تھا کہ آپ یہ سمجھتے کہ آپ ﷺ اپنی بیویوں کے پاس آتے ہیں، حالانکہ آپ آتے نہ تھے۔

بخاری و مسلم کے علاوہ دیگر کتب حدیث میں بھی آپ ﷺ پر جادو کئے جانے کا ذکر ہے، یہاں یہ بات جان لینی چاہئے کہ الحمدللہ جادو کا آپ ﷺ پر جسمانی اور عقلی کوئی اثر نہیں تھا اس لئے عبادت کی انجام دہی یا رسالت کی تبلیغ پر کوئی اثر نہیں پڑا۔اللہ تعالی آپ کا محافظ و نگراں تھا، فرمان الہی ہے:

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ۖ وَإِن لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ ۚ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ (المائدة:67)

ترجمہ: اے رسول جو کچھ بھی آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے پہنچا دیجئے۔اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو آپ نے اللہ کی رسالت ادا نہیں کی اور آپ کو اللہ تعالیٰ لوگوں سے بچا لے گا بے شک اللہ تعالیٰ کافر لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

بعض لوگوں کا شبہ ہے کہ مذکورہ مسحور والی قرآنی آیات اور صحیحین کی حدیث کے درمیان تعارض نظر آرہا ہے حالانکہ دونوں میں کوئی تعارض و ٹکراؤ نہیں ہے کیونکہ قرآن کی دونوں آیات مکی ہیں یعنی مکہ میں نازل ہوئیں اور صحیحین کی روایات مدینے کی ہیں یعنی آپ ﷺ پر مدینے میں جادو کیا گیا تھا نہ کہ مکہ میں۔اس لحاظ سے مکے کے سحر کا مدینے کے سحر سے کوئی تعلق ہی نہیں بنتا۔دوسری بات یہ ہے کہ مکہ کے مشرکین آپ ﷺ کو مختلف طعنے دیا کرتے تھے تاکہ آپ کو اور آپ کے اصحاب کو تکلیف پہنچے اور دوسرے لوگوں کو آپ کی باتوں کو سننے اور ماننے سے روکا جاسکے۔یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ کو مسحور کے علاوہ ساحر، مجنوں اور کاہن بھی کہا گیا۔یہ سارے الفاظ یونہی بطور طنز کہا کرتے تھے اور آپ ﷺ کی ان الفاظ کے ساتھ لوگوں کے سامنے مثال بیان کرتے تھے جیسا کہ سورہ بنی اسرائیل کی اگلی آیت میں مسحور کے بعد اللہ تعالی نے ذکر کیا:

انظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوا لَكَ الْأَمْثَالَ فَضَلُّوا فَلَا يَسْتَطِيعُونَ سَبِيلًا (الاسراء :48)

ترجمہ: دیکھیں تو سہی، آپ کے لئے کیا کیا مثالیں بیان کرتے ہیں، پس وہ بہک رہے ہیں، اب تو راہ پانا ان کے بس میں نہیں رہا۔

یہ کوئی نیا معاملہ نہیں ہے، اس طرح سے پیغمبروں کی شان میں پہلے بھی کافروں نے ایسا معاملہ کیا ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کے متعلق فرعون کا قول ذکر کیا ہے:

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَىٰ تِسْعَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ ۖ فَاسْأَلْ بَنِي إِسْرَائِيلَ إِذْ جَاءَهُمْ فَقَالَ لَهُ فِرْعَوْنُ إِنِّي لَأَظُنُّكَ يَا مُوسَىٰ مَسْحُورًا (الاسراء:101)

ترجمہ: ہم نے موسیٰ کو نو معجزے بالکل صاف صاف عطا فرمائے، تو خود ہی بنی اسرائیل سے پوچھ لے کہ جب وہ ان کے پاس پہنچے تو فرعون بولا کہ اے موسیٰ! میرے خیال میں تجھ پر جادو کر دیا گیا ہے۔

دیکھیں یہاں بھی موسی علیہ السلام کو مسحور کہا گیا ہے، الفاظ قابل غور ہیں "انی لاظنک" میں تمہارے بارے میں گمان کرتا ہوں یعنی یہ فرعون اور اس جیسے کافروں کا گمان ہے کہ پیغمبر مسحور (جادو کئے ہوئے) ہوتے ہیں۔ نبی ﷺ کے متعلق بھی مشرکوں کا یہی گمان تھا۔

مکہ کے مشرکوں کے باطل گمان کا مدینے میں آپ ﷺ پر ہوئے جادو سے قطعا کوئی تعلق نہیں ہے۔ جب کافروں نے آپ ﷺ کو ساحر اور مسحور کہا اس وقت آپ پر جادو ہوا ہی نہیں تھا اور جب آپ ﷺ پر مدینے میں جادو کا اثر ہوا تو اس جادو جادو گر نے آپ کو کچھ نہیں نقصان پہنچا سکا۔ آپ کو جسمانی کوئی تکلیف نہیں ہوئی اور نہ ہی آپ ﷺ کی عقل میں ذرہ برابر فتور آیا جو مسحور کی علامت ہوتی ہے۔ آپ جوں کے توں تھے، بس معمولی اثر تھا جس کا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔ مشرکوں اور کافروں نے تو آپ ﷺ کو مسحور قرآن کی وجہ سے کہا تھا نہ کہ سحر کی کسی بات کی وجہ سے جیسا کہ آیت کا یہ ٹکرا" نَّحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَسْتَمِعُونَ بِهِ إِذْ يَسْتَمِعُونَ إِلَيْكَ "(جس غرض سے وہ لوگ اسے سنتے ہیں ان (کی نیتوں) سے ہم خوب آگاہ ہیں، جب یہ آپ کی طرف کان لگائے ہوئے ہوتے ہیں) بتلاتا ہے کہ یہ لوگ آپ سے قرآن سنتے اور سن کر جب واپس ہوتے تو کہتے یہ تو ساحر ہے، یہ تو مسحور ہے ۔ اللہ نے مشرکوں کو ظالم قرار دیا کیونکہ انہوں نے سچے پیغمبر پر تہمت لگایا اور جو حق بات لوگوں کو بتلاتے تھے انہیں مسحور کہا۔ ظلم کہتے ہیں: وضع الشی فی غیر محلہ یعنی کسی چیز کو اس کی اصل جگہ میں نہ رکھ کر دوسری جگہ رکھنا۔ مشرکوں نے مسحور کا لفظ ایسی جگہ استعمال کیا جو صحیح نہیں تھی اس وجہ یہ ظالم قرار پائے۔ اللہ تعالی جو بھی کہتا ہے حق کہتا ہے۔ فرمان رب العالمین ہے:

وَاللَّهُ يَقُولُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيلَ (الاحزاب:4)

ترجمہ: اللہ تعالی حق بات کہتا ہے اور سیدھی رات سمجھاتا ہے۔